سوال

انعامی بانڈز یا قرعہ اندازی کے ذریعے ملنے والی رقم کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گورنمنٹ یا سٹیٹ بینک جو انعامی بانڈز جاری کرتے ہیں ان پر قرعہ اندازی کے ذریعے ملنے والے انعام کا کیا حکم ہے۔ ؟ کیا یہ سود ہے۔ ؟ تفصیلی جواب درکار ہے کیوں کہ احناف اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان انعامی بانڈز میں سود، جوا، بیع مالا یملک، تینوں قباحتیں شامل ہیں۔

پاکستانی حکومت جو یہود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسے سودستان بناتی چلی جا رہی ہے اس رقم کو سودی و غیر سودی کاروبار میں لگاتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے سود کو لفظ "انعام" استعمال کر کے مختلف افراد میں تقسیم کرتی ہے۔

لہذا اس میں سود کا گند بھی شامل ہے۔

اسی طرح جوئے کی جسطرح اور بہت سی اقسام ہیں انہی میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ مختلف افراد ایک جیسی رقم ایک ہی کام پر لگائیں اور ان میں سے کسی کو منافع زیادہ حاصل ہو اور کسی کو کم یا کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے، پرائز بانڈز میں یہی عمل کارفرما ہوتا ہے لہذا اس میں جوا بھی ہے۔

اور پھر ان پرائز بانڈز کو آگے سے آگے بیچا جاتا ہے۔ یعنی اصل زر بائع کے پاس نہیں ہوتا بلکہ اسکی رسید ہوتی ہے اور وہ اس رسید کو ہی فروخت کر دیتا ہے۔

یہ بھی شریعت اسلامیہ میں ممنوعہ کام ہے۔

ان تین بڑی بڑی قباحتوں کی بناء پر یہ بانڈز اور انکا کاروبار ناجائز و حرام ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی